بحریہ ٹاؤن سے وابستہ متاثرہ سرمایہ کاروں، رہائشیوں، ملازمین، ٹھیکیداروں اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جانب سے مؤدبانہ اپیل

بخدمت جناب فیلڈ مارشل سید عاصم منیر احمد شاہ نشانِ امتیاز (ملٹری) ہلالِ جرأت ' ہلالِ امتیاز (ملٹری)

چیف آف ڈیفنس اسٹاف اسلامی جمہوریہ پاکستان

موضوع: عوام الناس کی عمر بھر کی جمع پونجی، گھروں، روزگار اور نامکمل منصوبوں کو بچانے کے لیے فوری مداخلت کی انسانی اور عوامی اپیل

محترم جناب!

نہایت قلبی اضطراب کے ساتھ یہ اپیل محض بحریہ ٹاؤن کو ایک کاروباری ادارے کے طور پر بچانے کے لیے نہیں، بلکہ اُن بے شمار عام شہریوں کی خاطر پیش کی جا رہی ہے جن کے گھر، جمع پونجی، کاروبار، روزگار اور مستقبل اس کے منصوبوں سے ناقابلِ تنسیخ طور پر وابستہ ہو چکے ہیں۔ ہر گھر اور پلاٹ کے پیچھے ایک خاندان ہے؛ ہر نامکمل گھر کے پیچھے عمر بھر کی قربانی ہے؛ اور ہر رکے ہوئے منصوبے کے ساتھ والدین، بیواؤں، پنشنرز، بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں، تنخواہ دار افراد، چھوٹے تاجروں اور محنت کشوں کی وہ امید بندھی ہے کہ ان کی سرمایہ کاری ایک دن محفوظ گھر یا باعزت روزگار میں تبدیل ہو گی۔

تقریباً تین سال سے بحریہ ٹاؤن کے بیان کردہ ریکارڈ کے مطابق مجموعی طور پر قریباً 372 ارب روپے کی عوامی سرمایہ کاری اور قدر کے حامل منصوبوں میں ترقیاتی سرگرمیاں شدید رکاوٹ یا عملی جمود کا شکار ہیں۔ جو منصوبے تکمیل کے قریب تھے وہ ادھورے پڑے ہیں؛ وعدہ شدہ بنیادی ڈھانچہ نامکمل ہے؛ تجارتی سرگرمی سکڑ رہی ہے؛ ٹھیکیدار اور فراہم کنندگان ادائیگیوں اور شدید مالی دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں؛ ملازمین کا مستقبل غیر یقینی ہے؛ اور الاٹیز اپنی جگہوں پر جا کر اُن سڑکوں، گھروں اور آبادیوں کے بجائے خاموشی دیکھتے ہیں جو وہاں قائم ہونا تھیں۔ ہر گزرتا دن مالی نقصان، ذہنی اذیت اور اس خوف میں اضافہ کر رہا ہے کہ عوام کی عمر بھر کی کمائی، ان کی کسی غلطی کے بغیر، ضائع نہ ہو جائے۔

یہ اب کسی کمپنی کا تنازع نہیں ـــــ ایک انسانی بحران ہے

عوام نے مقدمہ بازی میں سرمایہ نہیں لگایا تھا۔ انہوں نے پلاٹ اس لیے نہیں خریدے تھے کہ طاقتور اداروں کے اختلافات میں ان کی جمع پونجی قربان ہو جائے۔ انہوں نے گھر، تحفظ اور اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے لیے ادائیگیاں کی تھیں۔ مگر آج منقولہ و غیر منقولہ اثاثوں کی ضبطی، اکاؤنٹس کی بندش، نیلامیوں، ترقی یافتہ اراضی میں مداخلت اور انتظامی جمود کا بوجھ عام شہری اٹھا رہے ہیں، حالاں کہ بنیادی قانونی و مالی تنازعات تاحال مجاز عدالتوں اور متعلقہ فورمز کے روبرو زیرِ التوا ہیں۔ اب عوام میں مسلسل یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ بحریہ ٹاؤن کو ختم یا مکمل طور پر مفلوج کر دیا جائے گا۔ ایسا نتیجہ صرف ایک کمپنی کو نقصان نہیں پہنچائے گا؛ یہ عوامی سرمایہ کاری کی قدر ختم کر دے گا، نامکمل منصوبوں کی تکمیل ناممکن بنا دے گا، ہزاروں ملازمتوں اور کاروباروں کو تباہ کرے گا اور ریاست کے لیے بھی جائز واجبات کی وصولی کے قابل ذرائع محدود کر دے گا۔ موجودہ حالات میں بحریہ ٹاؤن کو ختم کرنا عملی طور پر اُس عام پاکستانی کی رقم کو ختم کرنا ہے جو اس نے یہاں لگائی ہے۔ بحریہ ٹاؤن کے خلاف دشمنی کا آخری وار بہر حال پاکستانی شہری کے دروازے پر ہی پڑتا ہے۔ بحریہ ٹاؤن قانون تسلیم کرتا ہے کہ ہر قانونی ذمہ داری کا تعین اور ادائیگی ضروری ہے، اور وہ عدالتِ عظمیٰ پاکستان سمیت تمام مجاز فورمز کے سامنے جواب دہ ہے۔ لیکن ایک ناقابلِ تردید معاشی حقیقت یہ ہے کہ واجبات صرف اسی صورت ادا ہو سکتے ہیں جب قابلِ عمل منصوبوں، اثاثوں اور آمدن پیدا کرنے والی سرگرمیوں کو زندہ رہنے دیا جائے۔ اگر ترقیاتی کام بند رہیں، اکاؤنٹس اور اثاثے منجمد ہوں، قیمتی املاک ان کی حقیقی قدر سے کم پر فروخت ہوں اور عوامی اعتماد مسلسل ختم ہوتا رہے، تو وہی ذریعہ مٹ جائے گا جس سے عدالتِ عظمیٰ، سرکاری اداروں، الاٹیز، ٹھیکیداروں اور ملازمین کو ادائیگیاں ہونی ہیں۔ کسی درخت کی جڑیں کاٹ کر اس سے پھل دینے کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔

ڈی ایچ اے تنازع: ناقابلِ واپسی اقدامات نہیں، آزادانہ جانچ ضروری ہے

ڈی ایچ اے اسلام آباد—راولپنڈی کے ساتھ تنازع بالخصوص نہایت تکلیف دہ ہے۔ دونوں فریق دو دہائیوں سے زائد عرصہ مختلف مشترکہ منصوبوں، ترقیاتی اسکیموں اور بعد ازاں طے پانے والے فریم ورک معاہدات سے وابستہ رہے۔ بحریہ ٹاؤن کے ریکارڈ کے مطابق مشترکہ منصوبوں میں تاریخی طور پر مجموعی کاروبار اور وصولیاں تقریباً 81 ارب روپے تھیں، جبکہ بحریہ ٹاؤن نے وسیع ترقیاتی ذمہ

24/7 Toll Free
0800 00100
T: +92-51-5730280-6
F: +92-51-5730005
care@bahriatown.com.pk
www.bahriatown.com

بحریہ ٹاؤن سے وابستہ متاثرہ سرمایہ کاروں، رہائشیوں، ملازمین، ٹھیکیداروں اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جانب سے مؤدبانہ اپیل

داریاں نبھائیں۔ اس تجارتی پس منظر کے مقابل، ریکارڈ میں تقریباً 480 ارب روپے تک کا مالی دعویٰ سامنے آیا ہے۔ اس لیے اصل سوال یہ بنتا ہے کہ جب بنیادی مالی حجم تقریباً 81 ارب روپے تھا تو 480 ارب روپے کا مطالبہ کس بنیاد، حساب یا فارمولے کے تحت بنایا گیا؟ کاروبار کے تاریخی حجم اور موجودہ دعوے کے مابین یہ غیر معمولی تفاوت بذاتِ خود تقاضا کرتا ہے کہ کسی جبری یا ناقابلِ واپسی اقدام سے پہلے اکاؤنٹس کی شفاف، آزادانہ اور فرانزک مفاہمت و جانچ کی جائے۔ بحریہ ٹاؤن مؤدبانہ طور پر مؤقف رکھتا ہے کہ ڈی ایچ اے کا دعویٰ اہم معاہداتی تاریخ، سابقہ مالی ایڈجسٹمنٹس، ترقیاتی اخراجات، بحریہ ٹاؤن کی جانب سے اٹھائی گئی ذمہ داریوں، پہلے سے وصول شدہ رقوم و فوائد، جوائنٹ وینچر ریویو کمیٹی کے نتائج اور 2018 کے انتظامات کو پوری طرح ملحوظ نہیں رکھتا۔ دستیاب ریکارڈ کی بنیاد پر بحریہ ٹاؤن کا اپنا مقداری جوابی دعویٰ تقریباً 1087 ارب روپے ہے۔ متضاد دعوؤں کے یہی غیر معمولی اعداد ثابت کرتے ہیں کہ تنازع یک طرفہ دباؤ، زمینی مداخلت یا اثاثوں کے حصول کے ذریعے منصفانہ طور پر حل نہیں ہو سکتا؛ اس کے لیے قانون اور فریقین کے طے شدہ طریقۂ کار کے مطابق تصدیق، حسابی مفاہمت اور ثالثی لازم ہے۔ بحریہ ٹاؤن کا مزید مؤقف ہے کہ اِن متنازع دعوؤں اور دیگر زیرِ التوا قانونی کارروائیوں کی آڑ میں تقریباً 300 ارب روپے مالیت کے اثاثے پہلے ہی تحویل، نیلامی، منتقلی یا حقیقی مارکیٹ ویلیو سے کہیں کم قیمت پر فروخت کے خطرے سے دوچار ہو چکے ہیں۔ قیمتی ترقی یافتہ املاک، عملیاتی اثاثے اور اراضی اُس وقت جبری کارروائیوں کا نشانہ بنے جب متعلقہ قانونی اعتراضات ابھی زیرِ سماعت ہیں۔ اگر قانونی حیثیت، قیمت اور بنیادی واجبات کے حتمی تعین سے پہلے یہ اثاثے ناقابلِ واپسی طور پر منتقل ہو گئے تو بعد کی عدالتی کامیابی بھی بے معنی ہو گی؛ املاک جا چکی ہوں گی، منصوبے مفلوج ہوں گے اور عوامی حقوق کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ چکا ہو گا۔

قیمت بے گناہ پاکستانی ادا کر رہے ہیں

اصل متاثرین بورڈ روم یا بیلنس شیٹ نہیں۔ یہ وہ رہائشی ہیں جن کی صفائی، دیکھ بھال، سیکورٹی اور شہری سہولیات جاری انتظامی سرگرمیوں پر منحصر ہیں؛ وہ الاٹیز ہیں جو قبضے کے منتظر ہیں؛ وہ خاندان ہیں جو نامکمل گھروں کی اقساط ادا کر رہے ہیں؛ وہ دکاندار ہیں جن کے کاروبار آباد کمیونٹیز سے وابستہ ہیں؛ وہ اسکول، ہسپتال اور فلاحی مراکز ہیں جنہیں مسلسل معاونت درکار ہے؛ وہ ٹھیکیدار ہیں جن کا سرمایہ پھنس چکا ہے؛ وہ ملازمین ہیں جنہوں نے اپنے گھر چلانے ہیں؛ اور وہ بیرونِ ملک پاکستانی ہیں جنہوں نے اپنی محنت کی کمائی وطن میں لگائی۔ یہ شہری کسی مقدمے میں ملزم نہیں۔ انہوں نے کوئی غلطی نہیں کی۔ ان کے حقوق کو قابلِ قربانی تصور نہیں کیا جا سکتا۔ ہر رکی ہوئی سڑک ایک گھر کو مؤخر کرتی ہے۔ ہر منجمد اکاؤنٹ ایک تنخواہ روکتا ہے۔ ہر کم قیمت نیلامی قانونی ادائیگیوں کے لیے دستیاب اثاثوں کو گھٹاتی ہے۔ ہر غیر ثابت شدہ عوامی الزام نئی سرمایہ کاری کو دور کرتا ہے۔ ادارہ جاتی بے عملی کا ہر مہینہ ایک قابلِ حل تجارتی تنازع کو ناقابلِ واپسی قومی المیے میں بدل رہا ہے۔ جو معاملہ اکاؤنٹس، اراضی اور ذمہ داریوں کے اختلاف سے شروع ہوا تھا، وہ اب ملکیت کے تحفظ، سرمایہ کاری کی سلامتی اور اس یقین کو کھا رہا ہے کہ قانون بے گناہ تیسرے فریق کی حفاظت کرے گا۔

محترم جناب! بحریہ ٹاؤن نے وسیع پیمانے پر سڑکیں، رہائش، اسکول، مساجد، ہسپتال، پارکس، سیکورٹی نظام، روزگار اور شہری بنیادی ڈھانچہ قائم کیا ہے۔ جن الزامات کا فیصلہ ہونا ہے، وہ عدالتوں، شفاف اکاؤنٹنگ، قانونی حد بندی اور متفقہ ثالثی کے ذریعے ہونا چاہیے۔ لیکن پوری آبادیوں کو خدمات دینے والے ادارے کو اس کے حقوق اور ذمہ داریوں کے حتمی تعین سے پہلے ختم نہیں کیا جانا چاہیے۔ اگر گھروں، اثاثوں اور روزگار کے مٹ جانے کے بعد انصاف ملا تو وہ صرف نام کا انصاف رہ جائے گا۔

قانونی، انسانی اور قابلِ عمل راستہ

بحریہ ٹاؤن کوئی غیر قانونی رعایت یا استثنا نہیں مانگتا۔ وہ صرف محدود، نگرانی شدہ اور جواب دہ مہلت چاہتا ہے تاکہ عوامی منصوبے دوبارہ شروع ہوں، قانونی واجبات ادا کیے جا سکیں اور مزید قدر تباہ کیے بغیر تنازعات کا فیصلہ ہو۔ لہٰذا نہایت احترام سے درخواست ہے کہ مناسب ادارہ جاتی سطح پر فوری مداخلت فرمائی جائے تاکہ بحریہ ٹاؤن کی ترقی یافتہ اراضی اور عملیاتی اثاثوں کے متعلق مزید کسی جبری، ناقابلِ واپسی یا کم قیمت نیلامی، منتقلی، ضبطی، تحویل، باڑبندی یا تبدیلیٔ قبضہ کو حتمی عدالتی فیصلے یا منظم تصفیے تک مؤخر رکھا جائے؛ ڈی ایچ اے کے مشترکہ منصوبوں کے اکاؤنٹس کی فرانزک مفاہمت، تمام سابقہ ایڈجسٹمنٹس اور فوائد کی تصدیق، اور متضاد دعوؤں کے تعین کے لیے ایک اعلیٰ سطحی، غیر جانب دار اور مقررہ مدت کا طریقۂ کار قائم کیا جائے، جو ثالثی یا کسی دوسرے باہمی طور پر لازم قانونی عمل کے ذریعے فیصلہ کرے؛ بحریہ ٹاؤن کو شفاف نگرانی اور مخصوص محفوظ اکاؤنٹس کے تحت ترقیاتی سرگرمیاں دوبارہ شروع کرنے اور عوامی سرمایہ کاری والے ترجیحی منصوبے مکمل کرنے کی اجازت دی

24/7 Toll Free 0800 00100
T: +92-51-5730280-6
F: +92-51-5730005
care@bahriatown.com.pk
www.bahriatown.com

بحریہ ٹاؤن سے وابستہ متاثرہ سرمایہ کاروں، رہائشیوں، ملازمین، ٹھیکیداروں اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جانب سے مؤدبانہ اپیل

جائے، اور وصولیوں کا متفقہ حصہ قانونی واجبات، کی ادائیگی کے لیے مختص کیا جائے؛ رہائشیوں، الاٹیز، منتقل الیہان، ملازمین، ٹھیکیداروں، فراہم کنندگان اور دیگر بے گناہ تیسرے فریقوں کے حقوق کو واضح طور پر محفوظ کیا جائے، اور انہیں سنے بغیر ان کی سرمایہ کاری کو ناکام بنانے والا کوئی اقدام نہ کیا جائے؛ جن اثاثوں کو پہلے ہی تحویل میں لیا گیا یا مبینہ طور پر کم قیمت پر نیلام کیا گیا، اور خود ہی لے لیا گیا۔ ان کی قانونی حیثیت، قیمت اور مالی ایڈجسٹمنٹ کا آزادانہ جائزہ لیا جائے، جو زیرِالتواعدالتی کارروائیوں میں فریقین کے حقوق کو متاثر نہ کرے؛ اور بحریہ ٹاؤن کو فوری طور پر اپنا مکمل ریکارڈ مجاز فورم کے سامنے پیش کرنے اور منصوبوں کی تکمیل، عوامی تحفظ اور قانونی واجبات کی ادائیگی کے لیے قابلِ عمل، نگرانی شدہ منصوبہ جمع کروانے کا موقع دیا جائے۔

اپیل

جنابِ عالی! ریاست اُس وقت سب سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے جب اس کی قوت کمزور کے لیے ڈھال بن جائے۔ آج ہزاروں نہیں بلکہ ہزاروں خاندان پاکستان کے اعلیٰ ترین اداروں کی طرف کسی مراعات کے لیے نہیں، بلکہ ناقابلِ تلافی نقصان سے تحفظ کے لیے دیکھ رہے ہیں۔ ان کی صرف یہ التجا ہے کہ ان کے گھر ادارہ جاتی تنازعات کے نیچے دفن نہ ہوں؛ ان کی جمع پونجی کم قیمت فروخت کی نذر نہ ہو؛ ان کے بچوں کا مستقبل غیر معینہ مدت تک معطل نہ رہے؛ اور معاشی زندگی کے خاتمے سے پہلے قانون کو بولنے دیا جائے۔ ہم مؤدبانہ التجا کرتے ہیں کہ بحریہ ٹاؤن کو ایک مقدمہ لڑنے والے ادارے کے طور پر اُن وسیع عوامی طبقات سے الگ دیکھا جائے جن کی زندگیاں اس کے منصوبوں سے وابستہ ہیں۔ ان منصوبوں کو بچانا کسی ایک کمپنی کو بچانا نہیں؛ یہ پاکستانی خاندانوں، عوامی اعتماد، روزگار، رہائش اور قابلِ وصول ریاستی محاصل کا تحفظ ہے۔ ہر ادارے کا قانونی دعویٰ بے گناہ عوام کو قربان کیے بغیر محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ دانشمندانہ مداخلت سے رکے منصوبے بحال، قانونی ادائیگیاں دوبارہ شروع، باہمی دعوے آزادانہ طور پر طے اور ناامیدی کے بحران کو انصاف اور قومی استحکام کے راستے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

بحریہ ٹاؤن آج بھی پاکستان، اس کی مسلح افواج، آئین، عدالتوں اور ریاستی اداروں پر یقین رکھتا ہے۔ وہ ہر ریکارڈ پیش کرنے، شفاف جانچ قبول کرنے، ثالثی یا مفاہمت میں شریک ہونے، قانونی فیصلوں کو تسلیم کرنے اور نگرانی شدہ ادائیگی و تکمیل کے منصوبے پر عمل کرنے کے لیے تیار ہے۔ اس کی صرف اتنی درخواست ہے کہ اسے سنے جانے سے پہلے ختم نہ کیا جائے اور پاکستانی عوام کو اُن تنازعات کی سزا نہ دی جائے جن میں ان کی کوئی آواز نہ تھی۔

لہٰذا نہایت احترام سے آپ کی فوری مداخلت کی درخواست ہے تاکہ بحریہ ٹاؤن، اس کے رہائشیوں اور عوام الناس کے خلاف کسی جبری، ناقابلِ واپسی یا غیر قانونی اقدام کو روکا جائے، اور تمام معاملات قانون، واجب قانونی عمل، انصاف اور رحم دلی کے مطابق حل کیے جائیں۔

نہایت اعلیٰ احترام اور دلی امید کے ساتھ،

بصد احترام، مخلص،

مورخہ: 08 ستمبر 2026

انتظامیہ بحریہ ٹاؤن (پرائیویٹ) لمیٹڈ

24/7 Toll Free 0800 00100
T: +92-51-5730280-6
F: +92-51-5730005
care@bahriatown.com.pk
www.bahriatown.com